السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے بحالت نادانستگی ونافہمی کہہ دیا کہ تو اگر بغیر میری اجازت لیے والدہ یا ہمشیرہ کے یہاں گئی تو تجھ کو تین طلاق ہے ازاں بعد ہندہ اپنے والدین کے یہاں باجازت زوج (یعنی زید کے) گئی پھر زید کسی کار ضروری سے کہیں چلا گیا تھا بروز شب براءت ہندہ اپنی ہمشیرہ کے یہاں جانا چاہتی تھی لیکن زید چونکہ موجود نہ تھا زید کے موجود نہ ہونے سے ہندہ جو منکوحہ زید ہے سخت رنجیدہ اور غمگین ہوئی زید کا برادر جو گھر میں موجود تھا اس نے ہندہ کو غمگین پاکر ہندہ کو اس کی ہمشیرہ کے یہاں جانے کی اجازت دے دی اور وہ چلی گئی جب زید مکان پر آیا اور اس کے جانے کی خبر معلوم کی کہ بھائی نے اجازت دے دی ہے تو اس نے کہا کہ بھائی کا اجازت دے دینا میری ہی اجازت ہے تو کیا بریں صورت عندالشرع طلاق ہوگئی یا نہیں؟ اگر واقع نہ ہو تو فہوالمراد (یہی مقصود ہے) اگر واقع ہو تو پھر نکاح کا کیا طریق ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید نے جس وقت الفاظ طلاق مذکورہ سوال استعمال کیے تھے لفظ ''میری اجازت'' سے اگر خاص اپنی اجازت مراد لی ہے تو اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی مگر صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی جس میں عدت کے اندر زید رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین دونوں میں نکاح جدید ہو سکتا ہے اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہونے میں شرط یہ ہے کہ ہندہ نکاح کے بعد زید کی مدخولہ ہو چکی ہو ورنہ صرف ایک طلاق رجعی ہوئی جس میں زید رجوع تو نہیں کر سکتا لیکن بتراضی دونوں میں نکاح جدید ہو سکتا ہے۔ اگر اس وقت میں زید نے لفظ میری اجازت سے اپنی خاص اجازت مراد نہیں لی تھی بلکہ مجازاً اپنی اجازت مراد لی تھی جو بھائی کو بھی شامل ہے تو اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوگی بھائی کی اجازت زید کی اجازت ہوگی تو ہندہ اس صورت میں بغیر اجازت زید کے اپنی ہمشیرہ کے یہاں نہیں گئی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

### کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 547

محدث فتویٰ